

س۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق، مغرب میں  
عورتوں کے حقوق سے کیسے مختلف ہیں؟

تعارف :-

جس طرح سب انسان ارب کی باپ کی اولاد ہیں اسی  
طرح سب کی ماں بھی ارب حضرت حوا ہے۔ ارب کی گھرانے  
سے پورا گھرانہ وجود میں آتا ہے۔ حضرت حوا حضرت  
آدمؑ کی جنس سے تھکتی فرمائی گئی ہیں جس کا مطلب  
یہ ہے کہ عورت مرد کے مقابلے میں گھائی حقیر اور فروتر مخلوق  
نہیں بلکہ وہ جیسی اس شرف میں برابر کی شریک ہے جو  
انسان کو بحیثیت اولاد آدم حاصل ہے۔

اسلام اور آئین پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق  
فراہم کرتا ہے۔ عورتوں کو ساری مقامات پر عزت  
وقار، تحفظ حاصل ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جبراً شادی  
تشدد اور وراثت میں حق نہ ملنے کے حوالے سے سنگین  
مسائل کا بھی سامنا ہے۔

compare the two side by side  
under similar heads

اسلام میں عورتوں کے بنیادی حقوق

اسلام میں عورتوں کے عمومی حقوق :-

اسلام کی آمد سے عورت کو امن کے ساتھ ساتھ بری رسومات  
سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام نے عورت کو وہ حقوق عطا  
کیے جو اس وقت دنیا میں عورت کو کہیں حاصل نہیں تھے۔

1- زندگی کے تحفظ کا حق :-

اسلام سب سے پہلے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کی جاہلہ معاشرت میں عورتوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ جب کہ اسلام نے انسانی حقوق جان کی صورت کو بیان کرنے پر فرمایا ہے :- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

ترجمہ :- "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے" (النساء: 93)

Try to add the Arabic of quranic ayats

2- مال کے تحفظ کا حق :-

اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حقوق حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے ان سے پہلے حق ملکیت عطا کی۔ اس حوالے سے آیتہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

ترجمہ :- "مردوں کے لیے اس میں سے لیں جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے لیں جو انھوں نے کمایا" (النساء: 32)

3- عزت کے تحفظ کا حق :-

مسلمانان مردوں کو حکماً یہ بات کہی گئی کہ وہ کسی بھی غیر محرم عورت کی طرف بُری نظر نہ اٹھائیں۔ ارشاد الہی ہے :- ترجمہ :- اے حبیب! مومن مردوں سے یہ ارشاد فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے پائیزگی کا ذریعہ ہے۔ (النور: 30)

اسی طرح مومن عورتوں کو بھی حکم دیا گیا جو اس مضمون کے آغاز میں بیان کر دیا گیا ہے۔

ترجمہ :- مومن عورتوں سے ارشاد فرمائیں کہ وہ اپنی نگاہیں

نیچے رکھیں۔ (النور: ۳۱) One reference is enough for a single argument.

۴۔ تعلیم و تربیت کا حق :-

طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ (الحدیث)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرما ہے۔ علم کی اہمیت کے حوالے سے اولین وحی میں جس کا آغاز ہی 'اِقْرَأْ' سے ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (العلق: ۱)

ترجمہ :- پڑھیے؟ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (العلق: ۴)

ترجمہ :- جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا۔

حدیث اور قرآن میں مرد اور عورت کے درمیان یہ امتیاز ہی ختم کر دیا اور تنگ نظری کو مٹا دیا کہ علم کسی کو حاصل کرنا چاہیے اور کسی کو نہیں بلکہ ہر مومن چاہیے وہ مرد ہو یا عورت، یہ اسی کی میراث اور اسی کا حق ہے۔

مسلمان کی اتنی ذہنی و ثقافت جیسے جیسے پروان چڑھی تو خواتین نے زندگی کے ہر شعبے میں کار پائی نمایاں سرانجام دیے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ اس کی روشن مثال ہیں جن کی ذریعے سے امت کی احادیث کا بڑا ذخیرہ پہنچایا۔

First add description under the heading and then add references

علوم شرعیہ کے ساتھ ساتھ میڈیکل سائنسز اور  
 علم جراحی و سرجری میں حضرت رفیدہؓ اور حضرت  
 اہلہ کا نام معتبر تھا۔ دستکاری اور صنعت و حرفت  
 میں ام المومنین حضرت زینب کا نام نمایاں ہے۔  
 اسی طرح سلاخی میں حضرت فاطمہ بنت شیبہ اور  
 دباغت میں حضرت سودہؓ کا نام نمایاں ہے کون  
 واقف نہیں۔ ان فنون کے ساتھ ساتھ خدناٹے راشدرین  
 کے دور میں بعض خواتین ایڈمنسٹریشن کے مناصب  
 پر فائز رہیں۔

5۔ انتظامی عہدے حاصل کرنے کا حق:-

خواتین انتظامی عہدوں پر فائز ہو سکتی ہیں۔ ذیل  
 میں خلقت راشدہ اور اُس کے بعد خواتین کے مختلف  
 انتظامی عہدوں پر فائز ہونے کا مختصر سا جائزہ ملاحظہ  
 کریں۔

حضرت عمرؓ نے وفات بنت عبداللہ منجزمہ کو  
 عدالتی ذمہ داری "قضاء النساء" (Accountability Court)  
 اور "قضاء السوق" (Administration Market) پر فائز کیا۔  
 ازراہ بنت حارث نے اہل بیسان سے لڑائی میں لشکر  
 کی قیادت کی۔

# عورت کے ازواجی حقوق

مشادی کا حق :-

(۱)

اسلام سے قبل عورتیں مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھی۔ انھیں اپنی مرضی سے نکاح کا حق حاصل نہ تھا۔ اگر کہ عورت کو طلاق مل جاتی تب بھی وہ اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد ہے :-  
” (طلاق کے بعد) اپنی صورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروانگ سے نکاح کر سکیں۔“

(ii) حرمت نکاح کا حق :-  
زمانہ جاہلیت میں باپ کے مرض کے بعد بیٹا سوتیلی ماں سے نکاح کر سکتا تھا۔ اسی طرح بہت سارے رشتوں میں تعین نہیں تھی۔ جس کہ اسلام نے اس حوالے سے سورہ النساء میں واضح قوانین بیان کیے۔

حُرْمَتُ عَمَلِكُمْ اَهْلَابِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَاَخُوْتِكُمْ  
وَعَمَلِكُمْ وَخَالَاتِكُمْ (النساء: 3)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری ماں، بیٹی، بہنیں، چھوٹی بہنیں اور تمہاری خالائیں حرام کر دی ہیں۔  
(iii) خیار بلوغ کا حق :-

نابالغ لڑکی کا ولی اسی کا نکاح کرے تو لڑکی کے پاس پالغ رہنے کے بعد اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو پہلے نکاح کو جاری رکھے یا ختم کرے۔ اسلام نے خواتین کو سب سے پہلے خیار بلوغ کا حق دیا ہے۔

(iv) مہر کا حق :-

زمانہ جاہلیت میں مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔  
اسلام نے اسی حوالے سے انشاء فرمایا کہ تم بہت مال بھری دے چکے  
تو واپس نہ لو۔

(v) خلع کا حق :-

مرد سے نباہ نہ ہو سکے تو عورت کے پاس خلع کا حق ہے۔ اگر  
مرد و عورت باہمی رضامندی سے خلع کر لیں تو اسے خلع مل  
جاتا ہے۔

(vi) میراث کا حق :- میراث کا حق اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے۔

میراث سے خواتین کا وارثت میں حق ملکیت پیش کی حیثیت سے ہے۔ یہیں کی حیثیت  
سے اور بیوی اور مال کی حیثیت سے اس کے حق کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

عورتوں کے سیاسی حقوق :-

اسلام سے قبل عورت کے عائلی حقوق اُسے نہیں ملتے تھے۔  
سیاسی حقوق کا تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا۔

(i) رائے دیہی کا حق

نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت مبارکہ سے عورت کے حق رائے دیہی کو  
قانونی بنیاد فراہم کی۔

”اہی ہمسے سنت دم خلافت راشدہ میں ایسے عمل ہوا کہ حضرت عمر رضی  
نہ جب چھ صاحبہ کبھی کھیٹی بناچی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو  
الیکشن کھینے بنایا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے مدینہ کے گھر گھر  
جائز خواتین سے رائے لی۔ اور انھوں نے حضرت عثمان کے حق میں  
ووٹ دیا۔“

(ii) سفارتی مناصب پر فائز ہونے کا حق۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دورِ خلافت میں 28ھ میں حضرت  
ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کو مکہ روم کے دربار میں سفارتی مشق پر بھیجا۔  
ان سے اس سے قبل کہ ایسے ہر قتل کی زوجہ آتی اور اس نے روم کی خواتین کو  
جمع کیا اور کہا یہ کھنڈ عرب کے بادشاہ کی بیوی اور ان سے نبی ﷺ کی  
بیٹی لے کر آئی ہیں۔ اس طرح آپ نے سفارتی مناصب پر عورتوں  
کا تقویٰ کیا۔

مغرب میں عورتوں کے حقوق اسلام سے کیسے مختلف ہیں:

مغرب میں سو سال پہلے عورت کو اس کے بہت سے حقوق جیسے کہ نفع رزاق ختم کرنا وغیرہ سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ مغربی تہذیب ان کو کچھ عرصہ قبل اسے یہ حقوق حاصل کرنے سے دے دی تھی لیکن اس نے اس پر اپنی اور اپنے بچوں کی مالی امداد کا اضافہ بوجھ بھی ڈال دیا۔ اس کے نتیجے میں خاندانی نظام تباہی اور پریشانی کا باعث بنا ہے۔ خاندانی نظام کی اصلاح کے لئے گھر کے ساتھ ساتھ بچوں کا خرچ بھی انسان پر صرف ہونا چاہیے۔ اسلام مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن انسانی کے ساتھ۔ لیکن مغربی معاشرے میں صنفی مساوات کی وجہ سے لڑکے اور لڑکی کے دوستی ایک عام رواج ہے۔ سادگی ان کے لیے وقت کا ضایع ہے۔ یہ ماضی جنسی خواہش کو پھرانے کا ایک ذریعہ ہے جو سادی کے بغیر بھی پوری ہو سکتی ہے۔

اسلام نے عورتوں کو حق بنا کر خوشی سے دیا ہے لیکن مغرب نے سو سال کی خوشیوں کے بعد عورتوں کو حقوق دیے ہیں۔ جیسے برطانیہ نے 1918 میں عورت کو ووٹ کا حق دیا۔ امریکہ نے 1920 کے بعد اٹلی میں آئینی ترمیم میں عورت کو ووٹ کا حق دیا۔

مغربی دنیا میں آج بھی اکثر خواتین کو ان کی طابعدی حالت کی بنیاد پر درکھا جاتا ہے۔ عورتوں کو مردانہ کام میں تنخواہ دی جاتی ہے۔

The second part of the answer is not properly answered. This requires equal detail



## خلاف بصحت

عورت ایک باعزت مقام کی مستحق ہے چاہے وہ  
مغربی معاشرے میں رہتی ہو یا اسلام میں معاشرے میں۔  
مغربی ثقافت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ  
نوجوان خواتین کے اسلام میں آنے کے لیے سب سے اہم  
عذر اس کا دلانہ نظام ہے جو مردوں اور عورتوں  
دونوں کے لیے مختلف افعال کو متعین کر گیا ہے۔ یہ افعال  
حیاتیات اور جسمانی بلا صیغوں کے ساتھ مطابقت رکھتے  
ہیں۔

اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ حقوق نسوان خواتین کے لیے سب سے اہم  
اس حقیقت کو خواتین نے قبول کیا اور انہیں اسلام  
کے حقیقی عقیدے کو قبول کرنے پر مجبور کیا۔ اسلام  
ایک مکمل ضابطہ ہے۔

یہ وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کے حقوق اور اسے  
تباہی سے بچانے کے لیے اصول مقرر کیے ہیں۔  
اسی لیے وہ مقام دیا